REGD. No. L.5254

فون نمبر ۴۹ - تار کا پتہ - ڈیلی الفضل ربوہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

بدور جمعہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

الفضل ربوہ

۱۱ محرم ۱۳۸۲ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

جلد ۵۱/۱۶ ؛ ۱۵ احسان ۱۳۴۱ھ ؛ ۱۵ جون ۱۹۶۲ء ؛ نمبر ۱۳۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۴ جون بوقت ۸½ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت کل شام بوجہ ضعف اور بے چینی ناساز رہی۔ اس وقت طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

سچا علم اور سچا ایمانی فلسفہ صرف قرآن مجید سے ہی مل سکتا ہے

مومن کا کمال یہ ہے کہ وہ حق الیقین کا مقام حاصل کرے۔ یہی علم کا انتہائی درجہ ہے

"علماء عالم کی جمع ہے اور علم اس چیز کو کہتے ہیں جو یقینی اور قطعی ہو اور سچا علم قرآن شریف سے ملتا ہے۔ یہ نہ یونانیوں کے فلسفہ سے ملتا ہے نہ حال کے انگلستانی فلسفہ سے۔ بلکہ یہ سچا ایمانی فلسفہ قرآن کریم کے طفیل سے ملتا ہے۔ مومن کا کمال اور معراج یہی ہے کہ وہ علماء کے درجہ پر پہونچے اور اسے حق الیقین کا وہ مقام حاصل ہو جو علم کا انتہائی درجہ ہے۔ لیکن جو لوگ علوم حقہ سے بہرہ ور نہیں ہیں اور معرفت اور بصیرت کی راہیں ان پر کھلی ہوئی نہیں ہیں وہ گو اپنے منہ سے اپنے آپ کو عالم کہیں مگر فی الحقیقت ایسے لوگ علم کی خوبیوں اور صفات سے بالکل بے بہرہ ہیں اور وہ روشنی اور نور جو حقیقی علم سے ملتا ہے ان میں بالکل پایا نہیں جاتا۔ بلکہ ایسے لوگ سراسر خسارہ اور نقصان میں ہیں۔ یہ اپنی آخرت دخان اور تاریکی سے بھر لیتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کے حق میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے مَنْ کَانَ فِیْ ھٰذِہٖٓ اَعْمٰی فَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ اَعْمٰی۔ جو آدمی اس دنیا میں اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا اٹھایا جائے گا۔ یعنی جس کو یہاں علم بصیرت اور معرفت نہیں دی گئی اسے وہاں کیا علم ملے گا۔ اللہ تعالیٰ کو دیکھنے والی آنکھ اسی دنیا سے لے جانی پڑتی ہے۔ جو آدمی یہاں ایسی آنکھ پیدا نہیں کرتا۔ اسے توقع نہیں رکھنی چاہیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو آخرت کے دن دیکھ لے گا۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اول ۳۴۸، ۳۴۹)

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۱۴ جون۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ احباب جماعت حضرت میاں صاحب کے لئے خاص التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔

— ربوہ ۱۴ جون۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی طبیعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے۔ ۳۰-۴ دن کے بعد پھر بلڈ شوگر کا ٹیسٹ ہوگا۔ احباب جماعت آپ کی شفائے کاملہ کے لئے بھی توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ کا موسم

ربوہ ۱۴ جون۔ آج علی الصبح یہاں پر بارش ہوئی جس کی وجہ سے ہوا میں خنکی پیدا ہو گئی اور موسم خوشگوار ہو گیا۔

کل یہاں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ۱۰۱ اور کم سے کم ۷۲ رہا۔

ضرورت پرنسپل برائے نصرت ہائر سیکنڈری سکول ربوہ

نصرت ہائر سیکنڈری سکول ربوہ کے لئے ایک محنتی اور تجربہ کار پرنسپل کی ضرورت ہے جو کہ کالج کا نظم و نسق بخوبی چلا سکتی ہوں۔ کوالیفکیشن - ایم۔ اے یا ایم - اے بی ٹی فرسٹ یا سیکنڈ کلاس۔ تنخواہ حسب لیاقت و تجربہ دی جائے گی۔

درخواستیں معہ نقول اسناد و تصدیق پریذیڈنٹ یا امیر جماعت مورخہ ۳۰ جون ۱۹۶۲ء تک دفتر ہذا میں پہونچ جانی چاہئیں۔

(ڈائریکٹرس جامعہ نصرت ربوہ)

جماعت نہم نصرت گرلز ہائی سکول کا نتیجہ

ثانوی تعلیمی بورڈ کے تحت منعقد ہونے والے ذیل جماعت کے امتحان میں امسال نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کی ۸۷ طالبات شامل ہوئی تھیں۔ ان میں سے ۷۶ کامیاب ہوئیں۔ باقی گیارہ طالبات کا نتیجہ ابھی بورڈ کے زیر غور ہے۔ اور بعد میں شائع ہوگا۔ (ہیڈ مسٹرس)

درخواست دعا

مبلغ سیلون مکرم مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر کافی عرصہ سے بیمار ہیں احباب جماعت ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ایڈیٹر - روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۵ جون ۶۲ء

علم را بر تن زنی مارے بود

— قسط دوم —

پھر حکیم فتح پوری فرماتے ہیں :-

"جب میں نے مولانا جلال الدین صاحب شمس صدر شعبہ تالیف و تصنیف ربوہ کو وحی الٰہی اور ان مشاہدات کے درمیان فرق بیان کرتے ہوئے لکھا کہ یہ مشاہدات اکثر صاحب کشف کی خواہشات پر مشتمل ہوتے ہیں جبکہ وحی الٰہی میں ملہم کی خواہشات جلوہ نما نہیں ہوتیں جیسا کہ ارشاد باری ہے :-

وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ

وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتا بلکہ جو کچھ کہتا ہے وہ خدا کی وحی ہے جو اس پر نازل کی جاتی ہے"

تو شمس صاحب نے اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہوئے لکھا کہ :-

"حقیقی الہام اور وحی جو خدا تعالےٰ کی طرف سے نازل ہوتے ہیں وہ انسانی تخیل اور خواہش نفس کے شائبہ سے بالکل پاک اور منزہ ہوتے ہیں"

مگر جب ان کی توجہ مرزا صاحب کے اس بیان کی طرف دلائی گئی کہ :-

"اس درجہ کے لوگوں کی تمام خواہشیں بھی اکثر اوقات پیشگوئی کا رنگ پیدا کر لیتی ہیں"
(حقیقۃ الوحی صہ ۱۷)

تو موصوف نے ایسی چپ سادھی کہ آج تک کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ ہمارا یہ کہنا کہ مرزا صاحب کے مشاہدات جنہیں غلط فہمی سے مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ قرار دے لیا گیا ہے اصل میں ان کے ذاتی خیالات و خواہشات پر مشتمل تھے اگر اس لئے تسلیم نہیں کیا جاتا کہ ہم لوگ انکے مخالف ہیں تو مرزا صاحب کے بیان پر تو انھیں سر جھکا دینا چاہیئے جبکہ وہ انکے نزدیک حکم و عدل کا مقام رکھتے ہیں" (ایشیا ۱۴ جون ۶۲ء)

ہم کو یہ پڑھ کر سخت حیرانی ہوئی ہے آپ کے سطحی اعتراض کا جواب تو ایک معمولی احمدی طالب علم بھی جس نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کیا ہو بڑی آسانی سے دے سکتا ہے چہ جائیکہ ایک احمدی عالم کا جواب ہو گیا ہو اس میں حکیم صاحب کو یقیناً مغالطہ لگا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ حکیم صاحب پہلے حوالے میں "خواہش نفس" اور دوسرے حوالے میں "خواہشیں" کے الفاظ میں جو فرق ہے اس کو نظر انداز کر جاتے ہیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک طرف پہلے اور دوسرے درجہ کے ملہمین اور دوسری طرف تیسرے درجے کے ملہمین میں جو فرق کیا ہے اس کو ملاحظہ کیجئے تیسرے درجے کے ملہمین اور خدا رسیدہ انسانوں کا اپنا نفس بھی ان سے جدا ہو جاتا ہے اور ان کی خواہشیں اپنے نفس کی غلام نہیں ہوتیں کیونکہ کامل طور پر خدا رسیدہ انسان وہی ہوتا ہے جو اپنے نفس سے علیحدہ ہو کر سارے کا سارا اللہ تعالےٰ کے لئے ہو جاتا ہے اس کی خواہشیں بھی اللہ تعالےٰ کی رضا بن جاتی ہیں اس مقام پر پہنچ کر وہ اپنی ہوا و ہوس کی باتیں نہیں کرتا وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ کے یہی معنے ہیں چنانچہ قرآن کریم میں واقعہ بدر کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

"وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ"

یعنی اے رسول جو کنکریاں تو نے اس خواہش سے کہ کفار ان سے زخمی ہو کر بھاگ اٹھیں پھینکیں تھی وہ تو نے نہیں پھینکیں تھیں بلکہ اللہ تعالےٰ نے پھینکیں تھیں۔ یہاں غور فرمائیے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی اللہ تعالےٰ کی رضا میں غرق ہو کر یہی خواہش تھی کہ کنکریوں سے کفار بھاگ اٹھیں جو اس طرح پیشگوئی کی صورت میں ظاہر ہوئی کہ واقعی کفار کنکریوں سے زخمی ہو کر بھاگ اٹھے یہ کوئی خواہش نفس نہ تھی بلکہ رضا الٰہیہ کی خواہش تھی۔ حکیم صاحب چونکہ خود روحانی تجربہ سے بالکل مبرا ہیں اسلئے وہ خواہش نفس اور رضا الٰہیہ کی خواہش میں فرق نہیں کر سکتے اور ایک بات کو خود غلط سمجھ کر اس کو بطور اعتراض کے پیش کر دیتے ہیں ؎

سخن شناس نہ دلبرا سخن اینجا است

خواہش نفس انسان کے بشریت کے تقاضوں سے پیدا ہوتی ہے لیکن رضا الٰہیہ کی خواہش خالصۃً للہ ہوتی ہے جس طرح لوہے میں آگ سما جاتی ہے تو لوہا گو لوہا ہی رہتا ہے مگر اس میں آگ کی خاصیت پیدا ہو جاتی ہے اور اگر وہ کسی چیز کو جلاتا ہے تو وہ اپنی ذاتی صلاحیت سے نہیں بلکہ آگ کی خاصیت سے جلاتا ہے اسی طرح خواہش نفس اور چیز ہے اور اس سے جو خواب یا کشف نظر آتے ہیں وہ واقعی بے حقیقت ہوتے ہیں لیکن جب کوئی اہل حق اپنا سب کچھ اللہ تعالےٰ کے سپرد کر دیتا ہے تو روحانی معاملات میں اس کا اپنا وجود دخل انداز نہیں ہوتا بلکہ اس سے اس حالت میں جو کچھ سرزد ہوتا ہے وہ اللہ تعالےٰ کی طرف منسوب کیا جا سکتا ہے جیسا کہ ہم نے "وما رمیت" والی مثال سے واضح کیا ہے اسلئے جو خواہشات پیشگوئیاں بن جاتی ہیں وہ بشری نفس سے نہیں اٹھتیں بلکہ وہ رضا الٰہیہ کے رنگ سے رنگین ہوتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"جاننا چاہیئے کہ خدا تعالےٰ نہایت کریم و رحیم ہے جو شخص اس کی طرف صدق و صفا سے رجوع کرتا ہے وہ اس سے بڑھ کر اپنا صدق و صفا اس سے ظاہر کرتا ہے اس کی طرف صدق دل سے قدم اٹھانے والا ہرگز ضائع نہیں ہوتا خدا تعالےٰ میں بڑے بڑے محبت اور وفاداری اور نفیس اور احسان اور کرشمہ خدائی دکھلانے کے اخلاق ہیں مگر وہی ان کو پورے طور پر مشاہدہ کرتا ہے جو پورے طور پر اس کی محبت میں محو ہو جاتا ہے، اگرچہ وہ بڑا کریم و رحیم ہے مگر غنی اور بے نیاز ہے اسلئے جو شخص اس کی راہ میں مرتا ہے وہی اس سے زندگی پاتا ہے اور جو اس کے لئے سب کچھ کھوتا ہے اسی کو آسمانی انعام ملتا ہے

خدا تعالےٰ سے کامل تعلق پیدا کرنے والے اس شخص سے مشابہت رکھتے ہیں جو اوّل دور سے آگ کی روشنی دیکھے اور پھر اس سے نزدیک ہو جائے یہاں تک کہ اس آگ میں اپنے تئیں داخل کر دے اور تمام جسم جل جائے اور صرف آگ ہی باقی رہ جائے اسی طرح کامل تعلق والا دن بدن خدا تعالیٰ کے نزدیک ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ محبت الٰہی کی آگ میں تمام وجود اس کا پڑ جاتا ہے اور شعلہ نور سے قالب نفسانی جل کر خاک ہو جاتا ہے اور اس کی جگہ آگ لے لیتی ہے یہ انتہا اس مبارک محبت کا ہے جو خدا سے ہوتی ہے یہ امر کہ خدا تعالےٰ سے کسی کا کامل تعلق اس کی بڑی علامت یہ ہے کہ صفات الٰہیہ اس میں پیدا ہو جاتی ہیں اور بشریت کے رذائل شعلہ نور سے جل کر ایک نئی ہستی پیدا ہوتی ہے اور ایک نئی زندگی نمودار ہوتی ہے جو پہلی زندگی سے بالکل مغائر ہوتی ہے اور جیسا کہ لوہا آگ میں ڈالا جائے اور آگ اس کے تمام رگ و ریشہ میں پورا غلبہ کر لے تو وہ لوہا بالکل آگ کی شکل پیدا کر لیتا ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ آگ ہے گو خواص آگ کے ظاہر کرتا ہے اسی طرح جس کو شعلہ محبت الٰہی سر سے پیر تک اپنے اندر لیتا ہے وہ بھی مظہر تجلیات الٰہیہ ہو جاتا ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ وہ خدا ہے بلکہ ایک بندہ ہے جس کو اس آگ نے اپنے اندر لے لیا ہے اور اس آگ کے غلبہ کے بعد ہزاروں علامتیں کامل محبت کی پیدا ہو جاتی ہیں کوئی ایک علامت نہیں ہے تا وہ ایک زیرک اور طالب حق پر مشتبہ ہوسکے بلکہ وہ تعلق صدہا علامتوں کے ساتھ شناخت کیا جاتا ہے منجملہ ان علامات کے یہ بھی ہے کہ خدائے کریم اپنا فصیح اور لذیذ کلام وقتاً فوقتاً اس کی زبان پر جاری کرتا رہتا ہے جو الٰہی شوکت اور برکت اور غیب گوئی کی کامل طاقت اپنے اندر رکھتا ہے اور ایک نور اس کے ساتھ ہوتا ہے جو بتلاتا ہے کہ یہ یقینی امر ہے ظنی نہیں ہے اور ایک ربانی چمک اس کے اندر ہوتی ہے اور کدورتوں سے پاک ہوتا ہے اور بسا اوقات اور اکثر اور اغلب طور پر وہ کلام کسی زبردست پیشگوئی پر مشتمل ہوتا ہے اور اس کی پیشگوئیوں کا حلقہ نہایت وسیع اور عالمگیر ہوتا ہے اور وہ پیشگوئیاں کیا باعتبار کمیت اور کیا باعتبار کیفیت بے نظیر ہوتی ہیں کوئی ان کی نظیر پیش نہیں کر سکتا اور ہیبت الٰہی ان میں بھری ہوئی ہوتی ہے اور قدرت تامہ کی وجہ سے خدا کا چہرہ ان میں نظر آتا ہے اور اس کی پیشگوئیاں نجومیوں کی طرح نہیں ہوتیں بلکہ ان میں محبوبیت اور قبولیت کے آثار ہوتے ہیں اور ربانی تائید اور نصرت سے بھری ہوئی ہوتی ہیں۔ . . . . .

اسی طرح ان کے شہر یا گاؤں میں بھی ایک برکت اور خصوصیت دی جاتی ہے اسی طرح اس خاک کو بھی کچھ برکت دی جاتی ہے جس پر ان کا قدم پڑتا ہے

اسی طرح اس درجہ کے لوگوں کی تمام خواہشیں بھی اکثر اوقات پیشگوئی کا رنگ پیدا کر لیتی ہیں یعنی جب کسی چیز کے کھانے یا پینے یا پہننے یا دیکھنے کی بشدت ان کے اندر خواہش پیدا ہوتی ہے تو وہ خواہش ہی پیشگوئی کی صورت پکڑ لیتی ہے اور جب قبل از وقت اضطرار کے ساتھ ان کے دل میں ایک خواہش پیدا ہوتی ہے تو وہ چیز میسر آجاتی ہے

اسی طرح ان کی رضامندی اور ناراضگی بھی پیشگوئی کا رنگ اپنے اندر رکھتی ہے پس جس شخص پر وہ شدت سے راضی اور خوش ہوتے ہیں اس کے آئندہ اقبال کے لئے یہ بشارت ہوتی ہے اور جس پر وہ بشدت ناراض ہوتے ہیں اس کے آئندہ ادبار اور تباہی پر دلیل ہوتی ہے کیونکہ بباعث فنا فی اللہ ہونے کے وہ سراسر حق میں ہوتے ہیں اور ان کی رضا اور غضب خدا کا رضا اور غضب ہوتا ہے اور نفس کی تحریک سے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے یہ حالات ان میں پیدا ہوتے ہیں۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴، ۱۵، ۱۷)

اسلامی پردہ

ملک جمیل الرحمٰن صاحب رفیق بی ایس سی از دار السلام مشرقی افریقہ

حال ہی میں خاکسار کو ایک صاحب کی طرف سے جو مسلمان ہیں خط موصول ہؤا جس میں اس بات کا اظہار کیا گیا تھا کہ عورتوں کے لئے پردہ کا حکم محض رسم ہی ہے۔ یہ ہرگز اسلامی حکم نہیں ہے۔ خاکسار نے اس کا جو جواب ارسال کیا وہ درج کیا جا رہا ہے۔

پردہ کے موضوع پر مختلف نقطۂ نگاہ سے بحث کی جا سکتی ہے جب ایک سچے مسلمان کی گفتگو ہو تو یہ ثابت کرنا کافی ہوگا کہ پردہ کا حکم قرآنی حکم ہے۔ ہاں یہ بات قوی دلائل سے ثابت کرنا ضروری ہے لیکن اگر ساتھ ساتھ اس حکم کی فلاسفی بھی بیان کر دی جائے تو زیادہ مفید ہوگا مگر اس کی حیثیت ثانوی ہوگی۔ لیکن اگر کسی غیر مسلم سے تبادلۂ خیالات ہو تو پھر اس حکم کی فلاسفی کو اصل حیثیت حاصل ہو جائے گی۔

کیا پردے کا حکم ظالمانہ ہے

آپ نے دو باتیں بیان کی ہیں۔ ایک یہ کہ پردہ کا حکم غیر اسلامی حکم ہے۔ اور دوسرے یہ کہ یہ حکم ظالمانہ اور غیر دانشمندانہ ہے۔ جہاں تک پہلی بات کا تعلق ہے آپ نے دعویٰ تو کر دیا کہ پردہ کا حکم غیر اسلامی ہے مگر ثبوت پیش نہیں کیا۔ حالانکہ ہو سکتا ہے کہ یہ حکم اسلامی ہی ہوتا۔ اور دوسری بات یعنی پردہ کا حکم غیر دانشمندانہ اور ظالمانہ ہے۔ اس کے ثبوت میں آپ نے مندرجہ ذیل چار دلائل بیان کئے ہیں۔

(۱) میں نے غیر مسلموں سے ملا ہوں۔ وہ لوگ پردے کے حکم پر مسلمانوں کا مذاق اڑاتے ہیں۔

(۲) خود بعض عورتیں پردے کے خلاف شکایت کرتی ہیں۔

(۳) پردے میں عورتیں بھوتوں کی طرح دکھائی دیتی ہیں

(۴) تعلیم یافتہ نوجوان اس حکم کو تکلیف دہ سمجھتے ہیں۔

آیئے ہم ان دلائل کا تجزیہ کرتے ہیں

(ا) غیر مسلموں کا پردے کے حکم پر ہنسنا پردے کے خلاف دلیل قرار نہیں دیا جا سکتا۔ کیا یہی لوگ اور بھی بعض باتوں کا مذاق نہیں اڑاتے دہریے بھی خاصی تعداد میں دنیا میں موجود ہیں جو خدا تعالیٰ کی ہستی کے عقیدہ پر ہنستے ہیں اور تھوڑا عرصہ ہی ہؤا کہ مسٹر خروشیف نے خدا تعالیٰ کے وجود پر مذاق اڑایا تھا جو اخبارات میں بھی شائع ہؤا۔ پس کسی کا محض کسی بات پر مذاق اڑانا کچھ حقیقت نہیں رکھتا

(ب) بعض عورتوں کا پردے کے خلاف شکایت کرنا بھی کوئی دلیل نہیں۔ کیونکہ ایسی عورتیں بھی موجود ہیں جو پردے کے خلاف کوئی شکایت نہیں کرتیں بلکہ پردے کو اپنی ناموس کی حفاظت کا ذریعہ سمجھتی ہیں۔ چند ایک یورپین عورتیں ایسی بھی ہیں جنہوں نے خود کہا ہے کہ وہ بڑی خوشی کے ساتھ پردہ کرتی ہیں۔

(ج) پردے میں عورتیں اگر آپ کو بھوتوں کی طرح لگتی ہیں۔ آپ کا یہ احساس ایک خاص قسم کے نظریے کی پیداوار ہے۔ نہ پردے کے مخالف ایسے احساسات کو بطور حجت پیش کر سکتے ہیں اور نہ ہی پردے کے حامی۔

(د) اگر بعض تعلیم یافتہ اصحاب پردے کے حکم کو تکلیف دہ سمجھتے ہیں۔ تو ان کے برعکس بہت سے ایسے تعلیم یافتہ بھی موجود ہیں جن میں سے بعض نہایت اعلیٰ عہدوں پر اور بعض پی ایچ۔ ڈی ہیں جو پردے کے حکم کو تکلیف دہ نہیں سمجھتے اور کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آجکل بعض تعلیم یافتہ مذہبی عبادات کو بھی خواہ مخواہ کی تکلیف اور وقت کا ضیاع سمجھتے ہیں اصل میں بہت سی ایسی چیزیں ہوتی ہیں جو بعض لوگوں کو تکلیف دہ معلوم ہوتی ہیں۔ گو دراصل ان میں بڑے بڑے فوائد مضمر ہیں۔

بہرحال مندرجہ بالا تجزیہ سے ثابت ہوتا ہے کہ جو دلائل آپ نے پردہ کے خلاف پیش کئے ہیں وہ ہرگز اس کے موقف کو ثابت نہیں کر سکے۔ آپ نے خط میں بعض اور باتیں بھی اسی تعلق میں لکھی ہیں۔ مگر ان میں سے بعض تو محض مثالیں ہیں اور بعض جذبات کی رَو میں لکھے ہوئے فقرات۔ آپ نے خط میں لکھا ہے کہ انسانی اقدار بہرحال مذہبی اقدار سے اولیٰ ہیں۔ اور اس کے ثبوت میں آپ نے ہندوؤں کی رسم ستی کی مثال دی ہے۔ جو ایک مذہبی رسم تھی۔ مگر انسانیت اس کو دھکے دیتی ہے۔ اور اسی سے آپ نے نتیجہ اخذ کیا ہے۔ کہ انسانیت بہرحال مذہب سے اولیٰ ہے۔ خاکسار عرض کرتا ہے۔ کہ یہ کلیہ من گھڑت مذہبی اقدار کے متعلق تو صحیح ہے۔ لیکن سچا مذہب تو آتا ہی اس لئے ہے کہ لوگوں کو حقیقی انسانیت کا سبق دے کر خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرائے۔

سچے مذہب میں انسانیت اور مذہب دو متضاد چیزیں نہیں ہوتیں۔ اور پھر آپ نے خود یہ تسلیم کیا ہے۔ کہ ستی کی رسم کو پردے کے حکم سے بہرحال کوئی نسبت نہیں۔ یہ بات آپ کی واقعی ٹھیک ہے۔ لیکن پھر آپ نے پردے کے سلسلہ میں ستی کی مثال کیوں دی؟ پردے کو ستی کی رسم پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے۔

آیئے اب ہم خالی الذہن ہو کر اس مسئلہ پر غور کریں۔ پہلے ہم دیکھیں گے کہ کیا پردہ کا حکم اسلامی حکم ہے؟ اور پھر اس کی فلاسفی معلوم کرنے کی طرف توجہ کریں گے

قرآن کریم میں پردے کا حکم

کیا پردے کا حکم اسلامی حکم ہے؟ اس کے جواب کے لئے ہم قرآن کریم کی سورۃ احزاب کی ساٹھویں آیت پڑھتے ہیں جو یوں ہے۔ یا ایھا النبی قل لازواجک وبنتک ونساء المومنین یدنین علیھن من جلابیبھن۔ یعنی اے نبی تو اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دے کہ وہ جلابیب اپنے اوپر ڈھیلے طور سے پہن لیا کریں۔ چونکہ لمبی چوڑی تشریحات میں بعض اوقات دوسرا شخص خیال کر سکتا ہے کہ کسی آیت کو ترجمہ کرتے وقت جوڑ توڑ کر پیش نہ کیا گیا ہو۔ اس لئے میں نے آیت کا سادہ ترجمہ لکھا ہے اور جلابیب کی جگہ یہی لفظ رہنے دیا ہے۔ اب ہم اس لفظ کی لغوی تحقیق پیش کرتے ہیں۔

المنجد میں جو کہ عربی کی ڈکشنری ہے اور ایک عیسائی نے تالیف کی ہے۔ جلابیب کے متعلق لکھا ہے کہ جلابیب جمع ہے جلباب کی اور جلباب کے معنی ہیں بڑی چادر یا ایسا ڈھیلا کپڑا جو جسم پر فٹ نہ ہو بلکہ بہت کھلا ہو اور آیت میں یدنین کا لفظ بھی ہے۔ اور (ادنیٰ یدنی ادناً) الستر کے معنی ایسے طور پر پردہ کرنے کے ہیں کہ کپڑا جسم پر ڈھیلے طور سے لٹکا ہؤا ہو۔ یعنی ایسا فٹ نہ ہو کہ جسم کے اعضاء الگ الگ نظر آئیں۔ آپ جلابیب اور یدنین کا یہ ترجمہ مندرجہ بالا آیت میں خود لگا کر دیکھیں کہ آیت کا کیا مفہوم بنتا ہے۔ پردہ کے لئے تنگ برقع ہو یا ٹسل کا برقع یہاں کسی مخصوص سٹائل کا ذکر نہیں مطلقاً پردے کا حکم ہے۔ اور یہی زیر بحث ہے۔

پھر سورۃ النور میں فرماتا ہے۔

قل للمومنت ... لا یبدین زینتھن الا ما ظھر منھا ولیضربن بخمرھن علی جیوبھن

(نور آیت ۳۲)

یعنی تو مومنات سے کہہ دے کہ ......
وہ اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں۔ سوائے اس حصہ کے جو خود بخود ظاہر ہو۔ اور یہ بھی کہہ کہ وہ اپنی خُمر کو سینے پر سے گزار کر سینہ کو بھی ڈھانپا کریں۔

عربی زبان میں خ م ر سے مرکب الفاظ چھپانے، ڈھانپنے اور پردہ میں کر دینے کے معنوں میں آتے ہیں۔ چنانچہ خَمَرَ عنہ کے معنی ہیں تواری واستتر (المنجد) یعنی وہ اس چیز سے پردے میں ہو کر چھپ گیا۔ اور خَمَرَ عنہ الخبر کا مطلب ہے کہ خبر اس سے مخفی رہی۔ الخمار (جس کی جمع خمر ہے) کا معنی ہے ما تغطی بہ المرأۃ راسھا۔ یعنی وہ چیز جس سے عورت اپنے سر کو ڈھانپتی ہے۔ نیز الخمار کا مطلب الستر عموماً بھی ہے (المنجد)

الفضل کی قدر و قیمت کا اندازہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی قیمتی چیز نہیں مگر وہ دن آ رہے ہیں اور وہ زمانہ آنے والا ہے جب الفضل کی ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپیہ ہوگی۔ لیکن کوتاہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے۔" (الفضل ۲۸ مارچ ۱۹۴۶ء)

(مینیجر الفضل)

یعنی محض پردہ۔ خمر شراب کو اسی لئے کہتے ہیں کہ وہ پینے والے کی عقل پر پردہ ڈال دیتی ہے خمر کے معنوں کو آیت میں آپ خود لگا کر دیکھ لیں کہ کیا مفہوم نکلتا ہے میں نے محض خمُر کا ترجمہ لکھ دیا ہے آپ المنجد سے چیک کر سکتے ہیں اگر کوئی اس آیت کی ٹیڑھی سیدھی تفسیر کرے تو وہ زیادہ سے زیادہ پردے کی حدود کے بارے میں اختلاف کرے گا مگر مطلق پردہ کا حکم ہر شخص کو ماننا پڑے گا اور اس وقت ہم محض پردہ کا حکم ہی ثابت کر رہے ہیں کیونکہ آپ نے لکھا ہے کہ میں پردہ کو کسی بھی شکل میں اسلامی حکم نہیں سمجھتا اس موقعہ پر بعض لوگ کہہ دیا کرتے ہیں کہ

لا یبدین زینتھن

میں اپنی زینت چھپانے سے پردہ کرنا مراد نہیں لیکن یہ بات صحیح نہیں کیونکہ اسی آیت میں اگلے الفاظ تو یہ ہیں کہ عورتیں اپنی زینت کو اپنے خاوندوں، باپوں، بھائیوں، بہنوں اور بیٹوں بیٹیوں وغیرہ وغیرہ رشتہ داروں کے سوا کسی دوسرے پر ظاہر نہ کریں۔ تو صاف ظاہر ہے کہ یہاں زینت چھپانے سے مراد اعضائے مخصوصہ کا چھپانا نہیں کیونکہ وہ تو بھائیوں باپوں اور بیٹوں وغیرہ سے بھی چھپائے جاتے ہیں

پردہ کے حکم کی فلاسفی

ہم ثابت کر چکے ہیں کہ پردہ کا حکم بہرحال قرآنی حکم ہے اب ہم اس حصہ کو لیتے ہیں کہ پردے کے حکم کی فلاسفی کیا ہے؟ اسلامی احکام کے متعلق اصولی طور پر یہ بات یاد رکھنا چاہیئے کہ اسلامی احکام کا اصل مقصد پاکیزگی حاصل کرنا پاکیزگی قائم رکھنا۔ پاکیزگی میں بڑھتے چلے جانا اور خدا کا قرب حاصل کرنا ہے تمام مذاہب اس بات پر اصولی طور پر متفق ہیں کہ زنا ایک قبیح فعل ہے اس کا ارتکاب نہیں کرنا چاہیئے لیکن اسلام اس سے بڑھ کر یہ حکم دیتا ہے کہ تم نہ صرف یہ کہ زنا کرو بلکہ زنا کے قریب بھی نہ جاؤ یعنی وہ افعال بھی نہ کرو جو زنا تو نہیں مگر زنا کی طرف لے جانے والے ہیں چنانچہ فرماتا ہے:۔ لا تقربوا الزنیٰ یعنی زنا کے قریب بھی نہ پھٹکو قرآن کریم میں حضرت آدم اور حوا کو شجرہ ممنوعہ کے پھل کھانے سے منع کرتے ہوئے فرماتا ہے لا تقربا ھذہ الشجرۃ (تو دونوں) یعنی تم دونوں اس شجرہ کے قریب بھی نہ جانا اصل ممانعت تو پھل کھانے کی ہونی چاہیئے تھی قریب جانے میں بظاہر کیا نقصان ہو سکتا تھا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے یہاں پھل کھانے نہ کھانے کا ذکر بھی نہیں کیا بلکہ صرف قریب جانے کی ممانعت کر دی ہے یعنی نہ قریب جاؤ گے نہ پھل نظر پڑیگا نہ دل للچائے گا اور نہ ہی کھانے کی نوبت آئے گی گویا نہ رہے بانس نہ بجے بانسری یہاں شجرہ کے لفظ کی تفسیر کی ضرورت نہیں مقصد صرف یہ بتانا ہے کہ قرآنی احکام میں نہ صرف برائی سے منع کیا گیا ہے بلکہ ایسے افعال سے بھی منع کر دیا گیا ہے جو بظاہر تو برائی معلوم نہیں ہوتے مگر وہ "داعی الی الشر" ہوتے ہیں یہی اصل پردے کے حکم میں کام کر رہی ہے بدنظری زنا کے مقدمات میں سے ہے اور بدنظری کا مقدمہ نظر مطلق ہے پس اسلام یہ نہیں کہتا کہ عورت کی طرف شہوت کی نظر سے نہ دیکھو بلکہ یہ کہتا ہے کہ تو عورت کی طرف بالکل نہ دیکھ، کیونکہ نظر ہی تو ہے جو شہوت انگیز خیالات پیدا کرتی ہے اور بدنظر بن جاتی ہے پس زنا سے بچانے کے لئے بدنظر سے منع کیا اور بدنظر سے بچانے کی خاطر مطلق نظر سے بھی منع کر دیا چنانچہ فرماتا ہے قل للمومنین یغضوا من ابصارھم و یحفظوا فروجھم ذلک ازکیٰ لھم (سورہ نور) یعنی مومن مردوں سے کہہ دے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنے سب سوراخوں (یعنی آنکھ کان وغیرہ) کو محفوظ رکھیں (برائی کے داخل ہونے سے) یہ طریق ان کو پاک کرنے کا بہترین ذریعہ ہے پھر فرماتا ہے قل للمومنٰت یغضضن من ابصارھن و یحفظن فروجھن ولا یبدین زینتھن الا ما ظھر منھا ولیضربن بخمرھن علیٰ جیوبھن (نور) یعنی مومنات سے کہہ دے کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنے سب سوراخوں (آنکھ کان وغیرہ) کو برائی سے محفوظ رکھیں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے جو خود بخود ظاہر ہو (جیسے چال اور قد وغیرہ) اور وہ پردہ کرنے کے کپڑے کو سینے کے اوپر سے گزار کر سینے کو بھی ڈھانپا کریں۔

غض بصر کے ذریعہ برائی سے بچنے کا طریقہ بتایا گیا ہے پھر سوراخوں کی حفاظت سے مراد یہ ہے کہ مرد عورت ایک دوسرے کی خوبصورتی کے قصے نہ سنیں نہ ہی فحش اور لچر قسم کے گانے سنیں اسی طرح نامحرم عورت کو چھونا بھی منع ہے اور اس کی طرف نظر کرنا بھی ممنوع ہے اور نظر پڑنے سے روکنے کے لئے عورت کو پردے کا حکم دیا ہے اس حکم میں عورت پر ظلم کرنا مقصود نہیں بلکہ مرد و عورت دونوں کی پاکیزگی کی خاطر یہ حکم دیا گیا ہے پس پردہ زنا سے بچنے کے ذرائع میں سے ایک ذریعہ ہے اور بڑا مناسب ذریعہ ہے اگر یہ ذریعہ مناسب نہیں تو کوئی دوسرا ذریعہ ہمارے سامنے پیش کیا جائے بعض کہا کرتے ہیں اصل پردہ تو دل کا پردہ ہے ظاہری پردہ کی ضرورت نہیں ایسے لوگ قانون قدرت سے بے خبر ہیں تمام محققین تسلیم کرتے ہیں کہ ظاہر کا باطن پر گہرا اثر پڑتا ہے یعنی اصل کو نہ سمجھنے کی وجہ سے بعض "تعلیم یافتہ" یہ بھی کہہ دیا کرتے ہیں کہ عبادات میں وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہیں صرف دل میں خدا کی یاد ہونی چاہیئے لیکن یہ حقیقت ہے کہ اگر انسان کا جسم خدا کے آگے نہیں جھکے گا تو اس جسم میں جو روح ہوگی اس میں کبھی محبت الٰہی راسخ نہیں ہو سکیگی اسی طرح دل کا پردہ گو اصل چیز ہے لیکن اس کو حاصل کرنے کے لئے ظاہری پردہ بھی ضروری ہے۔ زید یا بکر یا عمر کے متعلق آپ کہہ سکتے ہیں کہ وہ یقیناً بدنظری نہیں کر سکتا۔ باقی دنیا کے متعلق کون گارنٹی دے سکتا ہے اور پھر پردہ کا حکم صرف برے لوگوں سے حفاظت کا ذریعہ ہی نہیں بلکہ شرفاء کی شرافت کو قائم رکھنے کے لئے بھی ہے نفس انسانی کے متعلق کوئی اعتبار نہیں کیا جا سکتا سوائے اس کے کہ خدا خود اپنے ہاتھ سے کسی کو پاک کرے بالعموم انسان کے لئے عورت پر نگاہ کرنا ایک پھسلنے کا مقام ہے

پردہ ترقی میں ہرگز روک نہیں

ممکن ہے کوئی کہے کہ یہ سب کچھ بجا لیکن پردے میں رہ کر عورت ترقی نہیں کر سکتی سو یاد رہے کہ یہ بات صحیح نہیں اور واقعات کے خلاف ہے اگر آج ہماری عورتیں دوسروں سے پیچھے ہیں تو کیا ہمارے مرد دوسری اقوام سے آگے یا ان کے دوش بدوش ہیں؟ اگر نہیں تو بتائیے مردوں نے کونسا برقع پہنا ہوا ہے کہ وہ دوسری اقوام سے پیچھے رہ گیا ہے قرون اولیٰ میں مسلمان عورتیں پردہ میں رہ کر ہر کام کر لیتی تھیں وہ جنگوں میں بھی شامل ہوتیں زخمیوں کی مرہم پٹی کرتیں اور انھیں پانی وغیرہ پلاتیں آج بھی عورت پردہ میں رہتے ہوئے گھر سے باہر نکل سکتی ہے خرید و فروخت کر سکتی ہے تعلیم حاصل کر سکتی ہے بھلا وہ کونسا کام ہے جو عورت پردہ میں رہتے ہوئے نہیں کر سکتی۔

اسکے علاوہ جاننا چاہیئے کہ یہ دنیوی نظام کچھ اسی قسم کا ہے کہ یہاں ترقیات حاصل کرنے کے لئے کچھ نہ کچھ قربانیاں بھی کرنا پڑتی ہیں تکالیف اور مشقتیں بھی برداشت کرنا پڑتی ہیں اور جو قومیں ان تکالیف سے نہیں گھبراتیں وہ ضرور کامیابی سے ہمکنار ہوتی ہیں اگر کوئی شخص بے پردگی کے چند ایک فوائد پیش کرے تو ہم اسے کہیں گے کہ ایک عظیم اخلاقی فائدے کی خاطر چھوٹے سے فائدے کو قربان کر دو اگر قوم کی اخلاقی حالت تباہ ہو گئی تو اس نام نہاد فائدہ سے کیا حاصل جو بے پردگی سے حاصل ہوتا ہے ہر اچھی چیز کی قیمت ادا کرنا پڑتی ہے پس اگر بے پردگی کے چند ایک فوائد کسی کے ذہن میں ہیں تو وہ بلند پایہ اخلاقی فائدہ کے بدلے میں قیمت کے طور پر ادا کئے جا سکتے ہیں اور انھیں قربان کرنے سے ہچکچانا نہیں چاہیئے اگر دنیا میں کوئی اچھی چیز بغیر قربانی کے حاصل نہیں ہوتی تو پھر اس اصل کو پردے کے معاملے میں کیوں نظرانداز کیا جاتا ہے؟ بہرحال پردہ زنا جیسی قبیح برائی سے بچانے کے لئے اسلام نے حفظ ماتقدم کے طور پر رکھا ہے آپ کو معلوم ہے کہ جنگ کے ایام میں حکومت حفظ ماتقدم کے طریق اختیار کرتی ہے حالانکہ ابھی ملک میں امن امان ہوتا ہے اور کوئی حملہ نہیں ہو رہا ہوتا مگر اس فعل کو کوئی شخص لغو قرار نہیں دیتا بلکہ ہر شخص یہی کہتا ہے کہ انجام کار یہ بات ہمارے لئے اچھی ہے اسلئے ہم اس سے خوش ہیں یہی بات پردے کے معاملے میں ہے انجام کار پردہ قومی اخلاق کو بچانے کے لئے نہایت ضروری ہے

اس زمانہ کے حکم و عدل کا فیصلہ

آخر میں میں حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کے چند کلمات طیبات آپ کے سامنے رکھتا ہوں آنحضرت صلعم نے حضرت مسیح موعود کو حَکَم اور عدل قرار دیا ہے یعنی مسلمانوں کے متنازعہ فیہ امور میں بطور جج پردہ کا مسئلہ بھی متنازعہ فیہ ہو چکا ہے اس بارہ میں روحانی جج کا فیصلہ یہ ہے:۔

"اسلامی پردہ پر اعتراض کرنا ان کی جہالت ہے اللہ تعالیٰ نے پردہ کا ایسا حکم دیا ہی نہیں جس پر اعتراض وارد ہو قرآن مسلمان مردوں اور عورتوں کو ہدایت کرتا ہے کہ غض بصر کریں جب ایک دوسرے کو دیکھیں گے ہی نہیں تو محفوظ رہیں گے یہ نہیں کہ انجیل کی طرح یہ حکم دے دیتا کہ شہوت کی نظر سے نہ دیکھ افسوس ہے کہ انجیل کے مصنف کو یہ بھی معلوم نہیں ہوا کہ شہوت کی نظر کیا ہے! نظر ہی تو ایک ایسی چیز ہے جو شہوت انگیز خیالات کو پیدا کرتی ہے اس تعلیم کا جو نتیجہ ہوا ہے وہ ان لوگوں سے مخفی نہیں ہے جو اخبارات پڑھتے ہیں ان کو معلوم ہوگا کہ لنڈن کے پارکوں اور پیرس کے ہوٹلوں کے کیسے شرمناک نظارے بیان کئے جاتے ہیں اسلامی پردہ سے یہ ہرگز مراد نہیں ہے کہ عورت جیلخانہ کی طرح بند رکھی جاوے۔ قرآن شریف کا مطلب یہ ہے کہ عورتیں ستر کریں ...... اسلام شہوات کی بنا کو کاٹتا ہے یورپ کو دیکھو کیا ہو رہا ہے لوگ کہتے ہیں کہ کتوں اور کتیوں کی طرح زنا ہوتا ہے ...... یہ کس تعلیم کا نتیجہ ہے؟ کیا پردہ داری کا یا پردہ دری کا؟"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۴۴۸، ۴۴۹)

"آجکل پردہ پر حملے کئے جاتے ہیں لیکن یہ لوگ نہیں جانتے کہ اسلامی پردہ سے مراد زندان نہیں بلکہ ایک قسم کی روک ہے کہ غیر مرد اور عورت ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکے، جب پردہ ہوگا، ٹھوکر سے بچیں گے ...... ان ناپاک نتائج پر غور کرو جو یورپ اس خلیع الرسن تعلیم سے بھگت رہا ہے بعض جگہ بالکل قابل شرم طوائفانہ زندگی بسر کی جارہی ہے یا انہیں تعلیمات کا نتیجہ ہے اگر کسی چیز کو خیانت سے بچانا چاہتے ہو تو حفاظت کرو لیکن اگر حفاظت نہ کرو اور یہ سمجھ رکھو کہ بھلے مانس لوگ ہیں تو یاد رکھو وہ چیز ضرور تباہ ہوگی۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۴)

پتہ مطلوب ہے

ڈاکٹر ولی محمد صاحب ہاؤس سرجن نشتر ہسپتال ملتان چھاؤنی کا موجودہ پتہ مطلوب ہے۔

(منیجر الفرقان ربوہ)

قسط ۲

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی سالانہ رپورٹ

مورخہ ۳ر جون کو تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے جلسہ تقسیم اسناد و انعامات کے موقعہ پر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل کی تحریر فرمودہ جو رپورٹ پڑھکر سنائی گئی اس کا ایک حصہ الفضل ۱۲ر جون میں شائع ہو چکا ہے۔ بقیہ حصہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

فضل عمر ہوسٹل

سپرنٹنڈنٹ پروفیسر چوہدری محمد علی ایم اے
ٹیوٹرز خان سعید اللہ خان ایم اے و مولانا ارجمند خان صاحب
پریفیکٹس عبد الصمد۔ محمود احمد

عرصہ زیر رپورٹ میں طلباء کی تعداد ۱۷۵ سے ۲۰۰ تک رہی۔ الحمد للہ کہ ہوسٹل کی پہلی منزل جہاں تک اندرون ہوسٹل کا تعلق ہے مکمل ہو گئی ہے۔ برآمدوں کی تکمیل سے ہوسٹل عمارت کی خوبصورتی میں اضافہ ہوا ہے۔ دوران سال طلباء کے والدین سے رابطہ برقرار رکھا گیا۔ تعلیمی۔ اخلاقی۔ سٹڈی ٹائم۔ حاضری نماز اور دیگر کوائف کی ماہوار رپورٹ باقاعدگی سے بھجوائی جاتی رہی۔ امتحانوں کے ایام کے علاوہ قرآن کریم اور حدیث شریف کا درس حسب معمول ہوتا رہا۔ اس کے علاوہ رمضان المبارک میں مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد باقاعدگی سے عصر مغرب کے درمیان قرآن کریم کا درس دیتے رہے۔ سٹڈی ٹائم کی نگرانی پریفیکٹس اور ٹیوٹر صاحبان نے فرمائی۔

مس کمیٹی نے محنت سے کام کیا اس کمیٹی کی اس تجویز کو کھانے کا خرچ ساڑھے پانچ آنے فی وقت سے بڑھا کر سات آنے کر دیا جائے۔ پرنسپل صاحب نے منظور فرما دیا۔ لیکن فوراً بعد غریب طلبہ کی گذارش پر کہ یہ کالج تو غریبوں کے لئے ہے۔ واپس خرچ ساڑھے پانچ آنے ہی کر دیا۔ البتہ انتظام کیا گیا کہ سپیشل کھانا ہفتے میں پہلے سے زیادہ دفعہ پکایا جائے۔ جس میں شمولیت طوعی ہو مس کمیٹی نے نوکروں کی وردی کا اہتمام بھی کیا۔

دوران سال جناب انور عادل صاحب سیکرٹری تعلیم گورنمنٹ آف مغربی پاکستان ہوسٹل میں معہ دیگر افسران تشریف لائے اور کامن روم میں کھیلوں میں حصہ لیا۔ نیز طلباء سے گفتگو فرمائی۔ ڈائیننگ روم دیکھا اور طلباء کے کمروں میں گئے اور صفائی پابندی نماز اور اخلاقی ماحول سے متاثر ہو کر تعریف فرمائی۔ ... ہوسٹل میں مقیم غیر ملکی طلباء سے بھی ملے اور خواہش ظاہر کی کہ ان طلباء کو پاکستانی طلباء کے ساتھ رکھا جائے تاکہ باہمی ربط اور میل جول بڑھے

پراکٹوریل سسٹم

کالج میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے پراکٹوریل نظام قائم ہے۔ ہوسٹل سے باہر رہنے والے طلباء کی نگرانی ان کے فرائض میں داخل ہے۔ اس نظام کے تحت درج ذیل امور سرانجام دئے گئے:۔

۱۔ اس امر کی نگرانی کی گئی کہ طلباء تضیع اوقات سے اجتناب کریں اور اپنے وقت کی قدر و قیمت کا مثالی رنگ میں احساس پیدا کریں۔

۲۔ کالج یونیفارم سے متعلقہ قواعد کی پابندی کروائی گئی۔

۳۔ اس بات کی نگرانی کی گئی کہ طلباء تمباکو نوشی سے احتراز کریں۔

۴۔ طلباء کو ہر حال میں نظم و ضبط سے رہنے کی تلقین کی گئی اور اس امر کی کڑی نگرانی کی گئی۔

۵۔ تالی بجانا ہماری روایات کے خلاف ہے اس لئے نئے آنے والے طلباء کو اس روایت سے روشناس کرایا گیا۔

۶۔ ہر محلہ میں پراکٹوریل مانیٹرز مقرر کئے گئے جو کالج پراکٹرز کی ہدایات کے مطابق طلباء کی نگرانی کرتے ہیں۔

پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے چیف پراکٹر

اور

پروفیسر حمید اللہ صاحب ایم اے ان کے نائب رہے

مجلس ارشاد

طلباء میں مذہب کے ساتھ وابستگی پیدا کرنے اور ان کو اسلامی تعلیمات سے روشناس کرانے کے لئے کالج میں مجلس ارشاد قائم ہے۔ سال گذشتہ کے دوران

۱۔ مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے "قرآن کا اعجاز بلیغ"

۲۔ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے "قرآن پاک کی رو سے مذہبی گفتگو کے آداب اور ہمارے نو مسلم بھائی"

۳۔ بشیر حسین ٹوبی آف ڈنمارک نے "ڈنمارک میں اسلام"

کے موضوعات پر طلباء سے خطاب کیا۔

۴۔ مجلس ارشاد کی طرف سے رشید احمد جاوید سیرۃ النبی کے ایک کل پاکستان مقابلہ میں شریک ہو کر دوم قرار پائے۔

اس مجلس کے صدر مکرم مولانا ابو العطاء صاحب ہیں۔

المنار

کالج کا علمی و ادبی رسالہ المنار اپنی سابقہ روایات کے ساتھ باقاعدگی سے اشاعت پذیر ہوتا رہا۔ حصہ اردو کے نگران پروفیسر محمد شریف صاحب خالد اور حصہ انگریزی کے نگران پروفیسر مرزا خورشید احمد صاحب ہیں طلباء میں سے ارشد ترمذی اور رشید احمد جاوید اردو حصہ کے اور اعجاز الحق قریشی اور نصیر طاہر انگریزی حصہ کے مدیران ہیں کالج کے اس مجلہ میں اساتذہ اور طلباء برابر کی دلچسپی لیتے رہے اور وقتاً فوقتاً اپنے تحقیقی مضامین سے اس کی اعانت کرتے رہے۔ اساتذہ میں سے مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب، مکرم ڈاکٹر سید سلطان محمود صاحب شاہد مکرم مولانا ابو العطاء صاحب اور مکرم پروفیسر نصیر احمد خان صاحب کے افکار المنار کی زینت بنتے رہے۔

دوران سال طلباء میں مضمون نویسی کا شوق پیدا کرنے کے لئے انگریزی اور اردو میں .... مضمون نویسی کے مقابلہ کا اہتمام کیا گیا۔

مجلس عمومی

مجلس عمومی کالج کی سب سے بڑی مجلس ہے اس کے نگران پروفیسر ڈاکٹر سید سلطان محمود صاحب شاہد ایم۔ ایس سی۔ پی ایچ۔ ڈی (لندن) ہیں۔

دوران سال اس مجلس کے زیر اہتمام کل پاکستان مباحثوں کے علاوہ ۴۔ انگریزی اور ۴۔ اردو مباحثے اور دو تقریری مقابلے منعقد ہوئے۔

کل پاکستان بین الکلیاتی انگریزی مباحثہ:۔ "Men are ruled by women" — اس مباحثہ میں پاکستان کے دس نمائندہ کالجوں کے طلباء شریک ہوئے ٹرافی پنجاب یونیورسٹی لاہور کے مقررین نے جیتی ہمارے کالج کے مشہود احمد اور نور محمد چانڈیہ نے بالترتیب تیسری اور چوتھی پوزیشن حاصل کی۔

کل پاکستان بین الکلیاتی اردو مباحثہ:۔ "معاشرہ کی اصلاح قانون سے نہیں اخلاقی اقدار سے وابستہ ہے" اس مباحثہ میں ۳۵ سے زائد مقررین نے حصہ لیا اور ٹرافی گورنمنٹ کالج سرگودھا کے نمائندہ مقررین نے جیتی۔ ہمارے کالج کے طلباء محمد افضل مبشر اور عطاء المجیب راشد نے بالترتیب دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کی۔

ان مباحثوں میں کامیاب ہونے والے طلباء میں انعامات مکرم ڈاکٹر زیڈ اے ہاشمی صاحب وائس چانسلر زرعی یونیورسٹی لائلپور نے تقسیم فرمائے۔ مکرم کمانڈر عبد اللطیف صاحب پرنسپل زرعی کالج لائلپور اور مکرم پروفیسر کرامت حسین صاحب جعفری پرنسپل گورنمنٹ کالج لائلپور بھی تشریف لائے۔ موخر الذکر نے منصفی کے فرائض سرانجام دئے۔

ان مباحثوں اور تقریری مقابلوں کے علاوہ جن حضرات نے طلباء سے خطاب کیا ان میں سے

۱۔ جناب انور عادل سیکرٹری تعلیم حکومت مغربی پاکستان

۲۔ جناب مولینا نذیر احمد صاحب مبشر رئیس التبلیغ گھانا افریقہ

۳۔ مکرم مولینا ابو العطاء صاحب

کے اسمائے گرامی قابل ذکر ہیں۔ جناب انور عادل نے جو یونین کی خصوصی دعوت پر تشریف لائے تھے طلباء سے "Responsibilities of students" کے بارہ میں خطاب فرمایا اور طلباء کو ان کی گوناگوں قومی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ مکرم سی۔ ایم صادق صاحب ڈائریکٹر آف ایجوکیشن لاہور ریجن لاہور۔ اور مکرم ڈاکٹر نذیر صاحب آف آئی سی۔ ایس بھی جناب انور عادل کی معیت میں ربوہ تشریف لائے اور اس اجلاس میں شریک ہوئے۔

مکرم مولینا نذیر احمد صاحب مبشر رئیس التبلیغ گھانا نے طلباء سے گھانا اور اسلام کے موضوع پر خطاب کیا۔ اسی طرح مولینا ابو العطاء صاحب نے "سماجی برائیوں کے انسداد" کے بارہ میں ایک مدلل اور مبسوط تقریر فرمائی۔

اس بات کا ذکر کر دینا بھی ضروری ہے کہ امسال ہمارے طلباء دوسروں کالجوں کے کل پاکستان بین الکلیاتی مباحثوں میں شریک ہوتے رہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے امتیاز حاصل کرتے رہے۔

ہمارے کالج کی مجلس عمومی نے طلباء میں تقریر و تحریر کا شوق پیدا کرنے کے علاوہ۔ ان میں قومی خدمت کا جذبہ پیدا کر کے انہیں مفید شہری بنانے میں ایک اہم کردار ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ طلباء کو بیش از بیش کامیابیوں سے نوازے اور انہیں ملک و ملت کے لئے مفید اور کار آمد وجود بنائے۔ آمین۔

بزم اردو

بزم اردو کے قیام کا مقصد یہ ہے کہ طلباء میں اردو زبان اور ادب کے ساتھ لگاؤ پیدا کر کے ان کی پوشیدہ صلاحیتوں کو بروئے کار لایا جائے اس سلسلہ میں:۔

۱۔ مکرم ڈاکٹر عبادت بریلوی صاحب ایم اے پی ایچ ڈی شعبہ اردو پنجاب یونیورسٹی نے طلباء سے "تنقید نگار کے فرائض" کے موضوع پر خطاب کیا

۲۔ اردو زبان کو مقبول بنانے اور سائنسی مضامین

کی تدریس کے سلسلہ میں اس کی صلاحیتوں کے اعتراف کی غرض سے اردو اکادمی کی طرف سے جو مساعی ہو رہی ہیں اس میں ان کا ہاتھ بٹانے کی غرض سے بزم اردو نے مکرم ڈاکٹر عبد البصیر صاحب پال صدر شعبہ طبعیات پنجاب یونیورسٹی کو مدعو کیا۔ مکرم ڈاکٹر صاحب نے طبعیات کے مشکل ترین مسئلہ "آواز" کے موضوع پر لیکچر دیا اور اس بات کو ثابت کر دیا کہ اردو زبان میں سائنسی تدریس کی مکمل صلاحیتیں موجود ہیں۔ اس مجلس کی صدارت مکرم ڈاکٹر وحید قریشی صاحب صدر شعبہ اردو۔ فارسی اسلامیہ کالج لاہور نے فرمائی

۳۔ ایک کامیاب محفل شعر و سخن کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں ملک کے بعض نامور شعراء شریک ہوئے

۴۔ ڈاکٹر وزیر آغا نے طلباء سے انشائیہ کے فن کے بارہ میں گفتگو کی اور پھر اپنے دو انشائیے بھی سنائے اس مجلس کی صدارت کے فرائض مکرم پروفیسر مرزا ریاض صاحب گورنمنٹ کالج سرگودہا نے انجام دئے۔

۵۔ پروفیسر ناصر احمد پرویز پرواذی نے "جدید شاعری" کے موضوع پر اپنا مقالہ ڈاکٹر وزیر آغا کی صدارت میں پڑھا۔ اس مجلس کے نگران ناصر احمد پرویز پرواذی ہیں۔

سائنس سوسائٹی

اس مجلس کے نگران پروفیسر حبیب اللہ خان ایم۔ ایس۔ سی ہیں۔ دوران سال اس مجلس کے کل سات اجلاس ہوئے جن میں

۱۔ مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب محکمہ آبپاشی لاہور نے Water logging & Salinity

۲۔ مکرم پروفیسر نصیر احمد خان صاحب ایم۔ ایس سی (علیگ) نے "Entropy & Heat Death of Universe"

۳۔ مکرم پروفیسر حبیب اللہ خاں صاحب ایم ایس سی نے "راکٹ اور مصنوعی سیارے"

۴۔ مکرم ڈاکٹر عبد البصیر صاحب پال صدر شعبہ طبعیات پنجاب یونیورسٹی نے "ایٹم کی ساخت" کے موضوع پر تقاریر کیں۔

مجلس عربی

نگران اعلیٰ ۔ پروفیسر بشارت الرحمن صاحب

دوران سال مجلس کے زیر اہتمام متعدد موضوعات پر مختلف اجلاسوں میں مقالے پڑھے گئے نیز اس مجلس کی طرف سے تلاوت قرآن پاک کا مقابلہ کروایا گیا جس میں برکت اللہ طاہر اول اور رشید احمد جاوید دوم رہے

مجلس اقتصادیات

دوران سال اس مجلس کی طرف سے مکرم ملک سیف الرحمن صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ نے "کیا انشورنش جوا ہے" کے موضوع پر اپنے مدلل اور مبسوط مقالے میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اس مسئلہ کا بڑی تفصیل سے تجزیہ کیا اور ٹھوس نتائج پیش کئے ۔۔۔ اس موضوع پر ابھی تحقیق جاری ہے۔ طلباء میں سے برکت اللہ طاہر نے "پاکستان کے معاشی مسائل" کے بارہ میں مقالہ پڑھا۔

اس مجلس کے نگران پروفیسر ظفر احمد ونیس ہیں

بزم فارسی

اس مجلس کے زیر اہتمام پروفیسر شکور احسن صاحب استاد شعبہ فارسی پنجاب یونیورسٹی لاہور نے "فارسی زبان میں ارتقائی عمل" کے موضوع پر بصیرت افروز مقالہ ارشاد فرمایا اس مجلس کی صدارت کے فرائض مکرم ڈاکٹر عبادت بریلوی صاحب شعبہ اردو پنجاب یونیورسٹی نے ادا فرمائے۔

علاوہ ازیں پروفیسر حمید اللہ صاحب ظفر نے "امیر خسرو کی شاعری" پر اپنا مقالہ پیش کیا۔ اس مجلس کے نگران پروفیسر چوہدری عطاء اللہ ہیں۔

صحت جسمانی

زندگی کی دوڑ میں انسان کے دل و دماغ کے ساتھ اس کا جسم بھی برابر کا شریک ہے اسلئے دل و دماغ کی صحت مندی کے لئے جسم کا صحت مند ہونا بھی ضروری ہے جہاں ہم دل و دماغ کی قوتوں کو صیقل کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہاں ہمیں جسمانی صحت کا خیال بھی رکھنا پڑتا ہے تا زندگی کی بے پناہ ذمہ داریوں میں الجھ کر ہمارے اعصاب اپنی لچک نہ کھو بیٹھیں۔

اس ضمن میں کالج کی مختلف کلبوں نے جو مساعی کیں ان کی روداد یہ ہے:۔

کشتی رانی

صدر ۔ پروفیسر محمد علی چوہدری

مسلسل بارہ سال یونیورسٹی کی کشتی رانی کی دوڑ میں کامیابی حاصل کرنے کے بعد تیرھویں سال ہماری ٹیم نے اسلامیہ کالج لاہور کی ٹیم سے شکست کھائی۔ تیرہ سال قبل جو ٹرافی اسلامیہ کالج لاہور سے جیتی گئی تھی۔ اس سال واپس اسلامیہ کالج لاہور کو پہنچ گئی۔ یہ امر یاد رکھنے کے قابل ہے کہ دونوں کالجوں کی ٹیموں میں ہمیشہ انتہائی برادرانہ تعلقات قائم رہے ہیں چنانچہ جس سال ہم نے پہلی بار یہ ٹرافی جیتی اسلامیہ کالج کی ٹیم نے اپنے کالج کے طلباء اور دیگر ہمدرد تماشائیوں سے یہ عہد لیا کہ تعلیم الاسلام کالج کی ٹیم کے خلاف کوئی دلآزار نعرہ نہیں لگایا جائے گا۔ بعینہ اسی طرح ہماری ٹیم ہر سال اسی رویہ پر کاربند رہی۔ ہماری ٹیم کا بہترین اور ذہین (oarsman) محمد خان شدید بیمار ہو گیا اور کشتی میں دوڑ کے دوران میں بیہوش ہو گیا جس کی وجہ سے ٹیم نمبر ۲ پوزیشن پر آ گئی۔

چنانچہ امسال بورڈ اور یونیورسٹی کی دو ٹیمیں رنرز اپ قرار پائی ہیں۔

باسکٹ بال

۱۔ یہ سال بیش از پیش کامیابیوں کا سال ہے تعلیمی سال کے ابتداء ہی میں انڈیا وائی ایم سی اے باسکٹ بال ٹیم جو پاکستان کا خیر سگالی دورہ کر رہی تھی ربوہ آئی۔ ملک سعید احمد خاں صاحب ڈی آئی جی پولیس سرگودہا نے انڈیا وائی ایم سی اے اور ربوہ کے منتخب کھلاڑیوں کے درمیان میچ کے افتتاح کا اعلان کیا۔ اہالیان ربوہ نہایت اعلیٰ کھیل سے محظوظ ہوئے انڈیا وائی۔ ایم۔ سی اے ٹیم کا ربوہ میں خاطر خواہ اعزاز کیا گیا۔

۲۔ آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ لائلپور میں ہمارے کالج کی ٹیم نے تمام کالجز کو شکست دے کر چیمپین شپ جیت لی۔ پہلا موقع تھا کہ کالج کو یہ اعزاز حاصل ہوا۔

۳۔ امسال پہلی مرتبہ آل ربوہ باسکٹ بال ٹورنامنٹ کا اجراء کیا گیا۔ یہ ٹورنامنٹ سنٹرل باسکٹ بال ایسوسی ایشن لاہور کا منظور شدہ ہے۔ اگرچہ اس ٹورنامنٹ کا یہ پہلا سال تھا۔ پھر بھی نہایت ذوق شوق سے کھیلا گیا۔ ربوہ کے ساتوں باسکٹ بال کلب جن کا باسکٹ بال ایسوسی ایشن لاہور سے الحاق ہے۔ اس میں شریک ہوتے اور کل نو ٹیموں نے اس میں حصہ لیا انعامات محترم پرنسپل صاحب نے تقسیم فرمائے۔

۴۔ ہماری ٹیم یونیورسٹی باسکٹ بال چیمپین شپ میں شریک ہوئی اور تین کھلاڑی یونیورسٹی کی ٹیم میں منتخب ہوئے

۵۔ ہمارا آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ اپنی سابقہ شاندار روایات کے ساتھ منعقد ہوا جس میں ملک کی نامور ٹیموں نے شرکت کی کالج سیکشن میں ٹرافی ہماری اپنی ٹیم نے حاصل کی۔ یہ سال میں ان کی دوسری فتح تھی۔ اس موقع پر پہلی مرتبہ ایک یادگاری مجلہ (souvenir) شائع کیا گیا۔ جس میں مختلف معززین کے خیر سگالی کے پیغامات اور تصاویر کے علاوہ ربوہ میں باسکٹ بال کے اجراء اور ترقی کا جائزہ لیا گیا۔

۶۔ ہماری بورڈ کی ٹیم پانچویں سال پھر زونل چیمپین شپ جیت گئی۔

۷۔ ایک انٹر کلاس باسکٹ بال ٹورنامنٹ منعقد کیا گیا۔ جس میں کالج کی مختلف کلاسز نے حصہ لیا۔ بی۔ اے فرسٹ ایر کی ٹیم اول رہی۔

۸۔ امسال ربوہ کے کل تیرہ کھلاڑی صوبے کی مختلف ٹیموں میں منتخب ہوئے۔ جن میں گیارہ ہمارے کالج کے طلباء ہیں۔

فزیکل ایجوکیشن

۱۔ شعبہ کی طرف سے طلباء کے معیاری جسمانی صحت کے امتحان لئے گئے اور مناسب مشورے دئے گئے۔

۲۔ غیر مسقف جمنیزیم Gymnasium کا افتتاح کیا گیا۔

۳۔ سالانہ کھیلیں پورے اہتمام کے ساتھ ہوئیں۔

اختتامیہ

اس مسبب الاسباب کا یہی اٹل قانون ہے کہ حصولِ مقصد سعی کامل کے بغیر ممکن نہیں قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ لیس للانسان الا ما سعیٰ (النجم) انسان جب اپنی ساری طاقت سارے مال سارے وقت ساری عقل پوری توجہ اور انتہائی گریہ وزاری سے کی گئی دعاؤں کے ساتھ کسی مقصد کے حصول میں لگ جاتا ہے۔ تب کامیابی کے دروازے اس پر کھلتے ہیں۔ صرف مادی ذرائع کافی نہیں۔ مادی ذرائع جب روحانی ذرائع کا سہارا لیتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں تب ہی اپنی منزل مقصود تک پہنچتے ہیں۔ اعمال صحیحہ دعا ہی کی ایک قسم ہے اور دعا بھی عمل جدوجہد اور مجاہدہ ہے۔ دنیا آج اس حقیقت کو بھول چکی ہے مگر ہم اسے نہیں بھولے اور اسی دعائیہ عمل پر میں اپنی مختصر رپورٹ کو ختم کرتا ہوں کہ اے خادر و توانا خدا! اے حقائق اشیاء کو پیدا کرنے والے اور ان حقائق و رموز کو انسانی دل پر الہام کرنے والے خدا تو ہماری ان ناچیز مساعی کو قبول فرما اور ہماری تضرعات کو سن۔ اور ہم پر اور ہماری اولاد پر علم کے وسیع دروازوں کو ہر پہلو سے کھول دے علم کی روشنی سے ہمارے دل اور دماغ کو منور کر۔ اور علم و معرفت کی غیر محدود طاقت سے ہمارے عمل میں ایک نئی روح اور ہماری مساعی میں ایک نئی زندگی پیدا کر کہ ہم اور ہماری نسلیں تیرے عطا کردہ علم اور تیری بخشی ہوئی معرفت سے پُر ہو کر تجھ ہی سے دعائیں کرتے ہوئے جس میدان عمل میں بھی داخل ہوں سب پر سبقت لے جائیں۔ اے خدا! تو خود اس نوشگفتہ نسل کے دل و دماغ کو رموز فیاضت و معرفت سے آشنا کر اور ان کے عمل اور مساعی میں تیزی اور جولانی پیدا کر اور انہیں دنیا کا ہمدرد بنا۔ دنیا کا خادم بنا۔ دنیا کا محسن بنا اور دنیا کا رہبر بنا۔ قوم کا نام ان کے کام سے چمکے۔ انسانیت کا چہرہ ان کی روحانیت سے منور ہو اور تیری صفات ان کے کمالات سے ظاہر ہوں۔ اللھم آمین۔ (خاکسار مرزا ناصر احمد)

بجلی کے پنکھوں کو آئل گریز کرانے سے نئے رہتے ہیں ربوہ الیکٹرک سروس گولبازار ربوہ

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں تا اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔
(اسسٹنٹ سکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۵۲۲ ۔ میں محمود احمد ولد چوہدری منظور حسین قوم کاہلوں جٹ زمیندار پیشہ طالبعلم عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چہور چک ۱۱۷ ڈاک خانہ خاص براستہ سانگلا ضلع شیخوپورہ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳/۳/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں جامعہ احمدیہ کا طالب علم ہوں اور مجھے مبلغ -/۹۰ روپے بطور وظیفہ برائے اخراجات ملتا ہے جس میں سے مبلغ -/۵۰ روپے اخراجات ہوسٹل وغیرہ نکال کر باقی مبلغ -/۴۰ روپے بطور جیب خرچ کے بچتے ہیں میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد محمود احمد چہور چک ۱۱۷ ڈاکخانہ خاص براستہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد سید محمود احمد ناصر دار الصدر ربوہ۔ گواہ شد پیر معین الدین پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ۔

نمبر ۱۶۵۲۳ ۔ میں محمد اسرائیل دیوان ولد محمد عبد الغنی دیوان مرحوم قوم شیخ پیشہ معلم وقف جدید عمر ۵ ۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن احمد نگر ڈاک خانہ دھاکہ مارا ضلع دیناج پور صوبہ مشرقی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱۱/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مجلس وقف جدید سے مبلغ -/۷۰ روپے ماہوار ملتا رہتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اگر اسکے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی فقط ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم العبد محمد اسرائیل دیوان۔

WITNESSES:-
No.1. Sd. Abul Barkat vill Uthali. P.O. Rangiorpohn Dist
2. Mx. Abul Kharim.

نمبر ۱۶۵۲۴ ۔ میں چوہدری حاکم علی ولد چوہدری نظام دین قوم سدوزئی پٹھان پیشہ تجارت عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت بچپن سے احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۲/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد اس وقت ایک مکان مالیتی دو ہزار روپیہ ہے جو نیکٹری ایریا دار الرحمت غربی ربوہ میں واقع ہے میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ ۲۔ لیکن میرا گذارہ اس جائداد پر نہیں بلکہ تجارت پر ہے جسکی ماہوار آمد اس وقت اوسطاً -/۵۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ العبد حاکم علی ابن نظام دین محلہ دار الرحمت شرقی ربوہ۔ گواہ شد حبیب اللہ خان ایم۔ ایس سی لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ ۲۲/۲/۶۲۔ گواہ شد مجید احمد خان ولد چوہدری حاکم علی۔

نمبر ۱۶۵۲۵ ۔ میں مرزا محمد یوسف راسخ ولد مرزا محمد ابراہیم صاحب قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن جہلم حال میرپور ڈاک خانہ میرپور آزاد کشمیر ضلع میرپور صوبہ آزاد کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶ ؍ جنوری ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ -/۱۳۶ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد۔ مرزا محمد یوسف راسخ مکان نمبر ۱۷۲۳- ۸/۵ محلہ صدرہ آباد میرپور آزاد کشمیر گواہ شد کیپٹن ڈاکٹر محمد دین موصی ۴۲۹۹ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ میرپور آزاد کشمیر۔ گواہ شد چوہدری حفیظ اللہ خانصاحب اشرف اورسیر مکان نمبر ۱۴ ۸۱ .N.D محلہ سیداں میرپور آزاد کشمیر۔

نمبر ۱۶۵۲۶ ۔ میں خواجہ نظام الدین امبالوی ولد خواجہ فضل الدین مرحوم قوم کشمیری پیشہ پنشنر عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن محلہ پورن نگر مکان نمبر ۲۷۹ سیالکوٹ شہر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲ ؍ جنوری ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ غیر منقولہ کچھ نہیں ہے۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس وقت مجھے پنشن -/۱۹ ماہانہ مل رہی ہے میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کے نام کرتا ہوں اگر میرے مرنے کے بعد کسی قسم کی جائیداد ثابت ہو تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ حق دار ہوگی۔ العبد خواجہ نظام الدین ولد فضل الدین ۱۲/۳/۶۲۔ گواہ شد ڈاکٹر محمد احسان سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ محلہ پورن نگر سیالکوٹ شہر گواہ شد محمد احمد قمر محلہ پورن نگر محاسب جماعت احمدیہ سیالکوٹ۔

نمبر ۱۶۵۲۷ ۔ میں گل محمد ولد بوٹے خان صاحب قوم وڑائچ پیشہ زمیندارہ عمر ۳۶ سال تاریخ بیعت جون ۱۹۴۷ء ساکن چک ۴۷ جنوبی ڈاک خانہ خاص ضلع سرگودھا۔ صوبہ مغربی پاکستان۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ -/۵۵ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد گل محمد ولد بوٹے خان ساکن چک ۴۷ جنوبی ڈاک خانہ خاص ضلع سرگودھا حال ربوہ دفتر وقف جدید۔ گواہ شد طفیل احمد باجوہ معلم وقف جدید گوکھ چوہدری فتح الدین باجوہ ڈاک خانہ گمبٹ ضلع خیرپور سندھ حال ربوہ دفتر وقف جدید۔ گواہ شد حکیم محمد اسمٰعیل معلم وقف جدید ساکن ربوہ ۱۱۔۳۔۶۲۔

درخواستِ دعا

میری ممانی جان اہلیہ مکرم نصیر احمد صاحب گوجرانوالہ کچھ عرصہ سے گلے کی شدید تکلیف سے بیمار ہیں اچھی طرح بات بھی نہیں کر سکتیں۔ بزرگانِ سلسلہ اور احباب سے ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔
(رائیس اختر ربوہ)

اہلِ اسلام
کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟
کارڈ آنے پر
مفت
عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

فرحت علی جیولرز ۳۹ کمرشل بلڈنگز مال لاہور فون نمبر ۲۶۲۳

ہمدرد نسواں (جوب اٹھرا) مرض اٹھرا کی بے نظیر دواء مکمل کورس انیس روپے - دواخانہ خدمتِ خلق (رجسٹرڈ) ربوہ

صدر ایوب نے اپنی کابینہ میں سات نئے وزیر شامل کر لئے

مسٹر محمد علی بوگرہ وزیر خارجہ اور خان حبیب اللہ وزیر داخلہ ہوں گے (صدر ایوب)

راولپنڈی ۱۴؍ جون۔ صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے اپنی کابینہ میں سات نئے وزیر شامل کئے ان میں سے پانچ مشرقی پاکستان سے ہیں۔ کابینہ میں وزراء کی کل تعداد نو ہو گئی ہے۔ مغربی پاکستان سے ایک اور وزیر کا عنقریب تقرر کیا جائے گا۔ صدارتی کابینہ میں وزراء کی کل تعداد دس ہو گی۔ نئے وزراء نے ایک سادہ تقریب میں اپنے عہدوں کا حلف اٹھایا۔ نئی کابینہ میں مسٹر محمد علی بوگرہ کو وزیر خارجہ مقرر کیا گیا ہے۔ مسٹر محمد علی بوگرہ ایوان کے قائد اور حکومت کے ترجمان اعلیٰ ہوں گے۔ مشرقی پاکستان کے تمام ارکان کابینہ سابق مسلم لیگی ہیں۔

مشرقی پاکستان سے جن پانچ ارکان پارلیمنٹ کو وزیر مقرر کیا گیا ہے ان کے نام یہ ہیں مسٹر محمد علی بوگرہ۔ مسٹر اے کے صبور۔ مسٹر فضل القادر چودھری۔ مسٹر عبدالمنعم خاں اور مسٹر وحید الزمان خان۔ صدر ایوب نے کل شام ایک حکمنامہ جاری کیا تھا جس کے تحت ان وزراء کی قومی اسمبلی کی رکنیت بحال رہے گی۔ مغربی پاکستان سے دو نئے وزراء لئے گئے ہیں ان میں مسٹر ذوالفقار علی بھٹو اور خان حبیب اللہ شامل ہیں۔ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو مارشل لاء کے دوران صدارتی کابینہ میں بھی شامل تھے مغربی پاکستان سے دو وزراء مسٹر محمد منیر اور مسٹر عبدالقادر پہلے ہی صدارتی کابینہ میں شامل کئے جا چکے ہیں۔ صدر نے نئی کابینہ میں مندرجہ ذیل محکمے تقسیم کئے ہیں:۔

۱۔ مسٹر محمد منیر — وزارت قانون و پارلیمانی امور
۲۔ مسٹر محمد علی بوگرہ — وزارتِ خارجہ
۳۔ مسٹر عبدالقادر — وزارتِ خزانہ
۴۔ مسٹر عبدالمنعم خان۔ وزارتِ صحت، محنت، سماجی امور۔
۵۔ مسٹر حبیب اللہ — وزارتِ داخلہ و امور کشمیر
۶۔ مسٹر وحید الزمان۔ وزارتِ تجارت
۷۔ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو۔ وزارت صنعت و قدرتی وسائل۔
۸۔ مسٹر عبدالصبور خان — وزارت مواصلات
۹۔ مسٹر فضل القادر چودھری — وزارتِ زراعت و تعمیرات۔

اطلاعات اور تعلیم کے عہدے ابھی تقسیم نہیں کئے گئے ہیں۔ سات نئے وزراء نے آج اپنے عہدوں اور سرکاری امور کو صیغہ راز میں رکھنے کا حلف اٹھایا۔ صدر ایوب نے ان سے حلف لیا۔ پھر ان وزراء نے رجسٹر پر دستخط کئے اور کابینہ کے سکرٹری مسٹر اے کے فاروقی نے دستخطوں کی تصدیق کی۔ صدر کے معاون خاص لیفٹیننٹ جنرل ڈبلیو اے برکی بھی اس موقع پر موجود تھے۔ حلف اٹھانے کی رسم کے بعد صدارتی کابینہ کا اجلاس منعقد ہوا۔ کابینہ کے نئے ارکان جب کابینہ روم سے باہر نکلے تو قومی اسمبلی کے ارکان نے انہیں مبارکباد پیش کی۔

مسٹر بوگرہ ایوان کے قائد ہوں گے

راولپنڈی ۱۴؍ جون۔ مسٹر محمد علی بوگرہ جنہوں نے امور خارجہ کے وزیر کی حیثیت سے اپنے عہدے کا حلف اٹھایا ہے پارلیمنٹ میں ایوان کے قائد کی حیثیت سے بھی کام کریں گے۔ انہوں نے اپنے عہدے کا حلف اٹھانے کے بعد پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں صدر اور ایوان کے درمیان رابطہ کے طور پر بھی کام کروں گا۔ مسٹر محمد علی نے ایک اخباری نمائندہ کی اس رائے سے اتفاق نہیں کیا کہ ان کی حیثیت وزیر اعظم کی سی ہو گی۔ انہوں نے اخباری نمائندوں کی توجہ اس امر کی طرف دلائی کہ صدارتی نظام حکومت میں وزیر اعظم نہیں ہو سکتا۔ مسٹر محمد علی بوگرہ نے پاکستان کے آئینی نظام حکومت کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ یہ صدارتی نظام حکومت ہے جس میں پارلیمانی طرز حکومت کی اچھی باتیں بھی شامل کر دی گئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ صدر کی وزارتی کونسل اس طرح ایوان کے سامنے جوابدہ نہیں ہو گی جس طرح پارلیمانی نظام میں کابینہ ایوان کے سامنے جوابدہ ہوتی ہے۔ مسٹر بوگرہ نے کہا کہ میں اور صدارتی کابینہ میں مشرقی پاکستان کے میرے دوسرے ساتھیوں کو صوبائی ارکان پارلیمنٹ کی بڑی اکثریت کی حمایت حاصل ہے۔ انہوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ مشرقی پاکستان کے وزراء کو ایوان میں ہم خیال ممبروں کے گروپ کی حمایت حاصل ہو گی۔ مسٹر محمد علی بوگرہ قومی اسمبلی میں ارکان اسمبلی کی اکثریت پر مشتمل ہم خیال گروپ کے قائد ہوں گے۔ تاہم کابینہ میں سب سے سینئر وزیر مسٹر محمد منیر ہوں گے!

"پاکستان کو امریکہ سے جنگی طیارے ملنے کے بعد بھارتی فضائی قوت کمزور ہو گئی ہے"

"ہم کسی ثالث کے بغیر پاکستان سے مسئلہ کشمیر پر بات چیت کے لئے تیار ہیں" (پنڈت نہرو)

نئی دہلی ۱۴؍ جون بھارتی وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ بھارت میں روسی جیٹ طیارے تیار کرنے کی تجویز ابھی زیر غور ہے۔ بھارت روسی طیاروں کو زیادہ مناسب خیال کرتا ہے کیونکہ ایک تو ان کی قیمت کم ہے اور دوسرے یہ کہ انہیں بھارت میں ہی تیار کرنے کی سہولت میسر ہو سکتی ہے لیکن بھارتی حکومت نے تاحال اس بارے میں کوئی فیصلہ نہیں کیا۔

معلوم ہوا ہے کہ بھارتی وزیر دفاع مسٹر کرشنا مینن نے دو سکواڈرن روسی مگ ایک جنگی طیارے خریدنے اور بھی اس قسم کے

طیارے خود بھارت میں تیار کرنے کی تجویز پیش کی تھی۔ برطانیہ اور امریکہ نے بھارت کے اس اقدام پر تشویش ظاہر کی ہے اسی سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ برطانوی حکومت نے پنڈت نہرو کے نام ایک مراسلہ میں کہا تھا کہ چونکہ بھارتی افواج زیادہ تر برطانوی ساخت کے اسلحہ اور طیاروں سے مسلح ہیں اس لئے روس سے طیاروں کی مجوزہ خرید کے نتیجہ میں روس کو برطانوی اسلحہ کے خفیہ راز معلوم ہو جائیں گے۔ مسٹر کرشنا مینن نے ۳۱؍ مئی کو لوک سبھا کو بتایا تھا کہ برطانیہ کے اس قسم کے خدشات بالکل بے بنیاد ہیں۔

پنڈت نہرو نے پریس کانفرنس کو مزید بتایا کہ کچھ عرصہ سے ہم یہ خیال کر رہے ہیں کہ ہماری فضائی قوت خاص طور پر پاکستان کو جدید قسم کے جنگی طیارے ملنے کے بعد نسبتاً کمزور ہو گئی ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ موجودہ پاک بھارت تعلقات اور چین کے ساتھ ملنے والی بھارت کی شمالی سرحد پر واقعات کی روشنی میں بھارت کو اپنی فضائیہ کی ضرورت پورا کرنے کے لئے طیارے اپنے ملک میں ہی تیار کرنے چاہئیں۔

پنڈت نہرو نے پریس کانفرنس کو مزید بتایا کہ بھارت مسئلہ کشمیر کے بارے میں پاکستان سے بات چیت کرنا چاہتا ہے لیکن وہ اس میں کسی تیسرے فریق کی مداخلت ...

زمیندارہ مجالس انصار اللہ

مجلس انصار اللہ کے ایسے اراکین جو زمیندار طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں عموماً اپنے چندہ جات فصل ربیع کے آنے پر یکمشت ادا کرتے ہیں امید ہے ایسی مجالس کے عہدیداروں اور اراکین کو اس کا خیال ہو گا اور ان کے چندہ جات جون کے آخر تک ضرور پہنچ جائیں گے۔ مرکز بطور یاد دہانی ان کی توجہ اس طرف مبذول کر رہا ہے جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

شرح چندہ انصار اللہ

گذشتہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی مجلس شوریٰ میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ آئندہ انصار اللہ اپنی آمد پر آدھ پیسہ فی روپیہ چندہ مجلس ادا کیا کریں۔ اکثر مجالس نے اس فیصلہ کے مطابق ہی اپنے بجٹ بھجوائے ہیں لیکن بعض اراکین پرانی شرح کے مطابق ہی ادائیگی کر دیتے ہیں۔ زعماء کرام سے درخواست ہے کہ وہ تمام اراکین کو شرح سے اچھی طرح واقف کر دیں اور نئی شرح کے مطابق ہی اراکین سے وصولی کریں۔ چندہ کا کم از کم حد تین روپے سالانہ یا پچیس پیسے ماہوار ہے۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

یہ سائیکل کس کا ہے

پانچ دن ہوئے میری دکان پر کوئی صاحب غلطی سے اپنا سائیکل چھوڑ گئے ہیں۔ باوجود تلاش کے ان کا علم نہیں ہو سکا جن صاحب کا ہو دکان پر آکر اپنا سائیکل لے جائیں۔

(محمد عبد اللہ برف فروش غلہ منڈی ربوہ)

درخواستِ دعا

میرے والد محترم بابو قاسم الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع سیالکوٹ سلسلہ کے کام کے لئے کراچی تشریف لے جا رہے ہیں احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان کو سفر میں خیریت سے رکھے اور جس کام کے لئے وہ جا رہے ہیں خدا تعالیٰ اس میں نمایاں کامیابی عطا فرماوے۔ (شریف احمد)

۶۰
بخدمت چوہدری نذیر احمد صاحب ایم ایس سی ایگریکلچر
اسسٹنٹ کاٹن، باٹسنٹ، زراعتی کالج،
ٹنڈو جام ضلع حیدر آباد۔ (سندھ)